© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابی ھریرۃ قال ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
طعاماً قط ان اشتھاہ اکلہ وان کرھہ ترکہ (صحیح بخاری،
کتاب الاطعمہ باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قط)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالا، اگر کھانے کو جی چاہا تو کھالیا، نہ چاہا تو چھوڑ دیا۔

یہ روایت نہایت مختصر ہے اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی عادت مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی اخلاق کا پتا چلتا ہے اور آپ کے حلم، تواضع اور بردباری کے ایک نہایت اہم پہلو کی وضاحت ہوتی ہے

آنحضرت کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ کھانے پینے کی چیزوں میں نقص نہیں نکالتے تھے، جو بھی ایسی چیز جس کا کھانا ممنوع نہیں، آپ کے سامنے رکھ دی جاتی، اسے نہایت خوشی سے قبول فرماتے۔ اگر کھانے کو جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ واپس کر دیتے، اس میں عیب نہیں نکالتے تھے اور چیز پیش کرنے والے کو پریشانی میں نہیں ڈالتے تھے۔

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ گھر میں کوئی چیز پکائی گئی ہو، یا کسی کے ہاں دعوت میں گئے ہوں، کھانے میں نقص نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں، اس میں گھی کم ہے، کبھی ارشاد ہوتا ہے، مرچ زیادہ ہے، کبھی کہا جاتا ہے نمک تھوڑا ہے، نمک لاؤ، کبھی آواز آتی ہے میٹھا کم یا زیادہ ہے۔ اس طرح وہ پکانے والے اور صاحب خانہ کو مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ وہ بے چارا اس صورت حال سے بے حد پریشان ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں سوجھتا کہ کس کو کیا جواب دے۔ اس نے روپے خرچ کیے ہیں، وقت خرچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا ہے، لیکن نقص نکالنے اور عیب جوئی کرنے والوں کے سامنے اس کی حیثیت ایک مجرم کی سی ہوتی ہے۔ اس طرح کی باتیں کرنا عام معاشرتی اخلاق کے بھی خلاف ہے۔

بعض لوگوں کو تو یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ گھر میں اگر کوئی ایسی چیز پکائی گئی ہے جو ان کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے۔ برتن توڑ دیے جاتے ہیں، پکی ہوئی چیزیں باہر پھینک دی جاتی ہیں اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ حرکت غلط اور آداب کے منافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی چیزوں کو معیوب نہیں قرار دیتے تھے اگر کوئی چیز طبیعت کے مطابق ہے تو کھالی اگر طبیعت کے مطابق نہیں تو نہ کھائی۔

بلاشبہ بعض لوگ بعض چیزیں نہیں کھاتے، مثلاً بعض حضرات آلو نہیں کھاتے، چاول نہیں کھاتے، مچھلی نہیں کھاتے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ یہ قابل اعتراض بات نہیں۔ ان کی طبیعت نہیں مانتی، یا طبیب نے ان چیزوں کے استعمال سے روک دیا ہے، ٹھیک ہے، بڑی خوشی سے نہ کھائیں۔ دنیا کا کوئی اخلاق یا کوئی ادب انھیں ان چیزوں کے کھانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

قابل اعتراض اور خلاف ادب ایسا طرز عمل اختیار کرنا ہے، جس سے دوسرے کی سبکی اور توہین کا پہلو نکلتا ہو، اور جس کی وجہ سے مجلس میں اس کو ندامت اور شرمندگی محسوس ہو۔۔۔!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک عادت ہر شخص کو اختیار کرنی چاہیے اور کھانے پینے کی چیزوں میں نقص نکالنے کی بری عادت ترک کر دینی چاہیے۔ البتہ گھر میں پکانے والوں کو ضرور سمجھانا چاہیے کہ کون سی چیز کس طرح پکائی جائے اور مرچ مصالحہ کتنی کتنی مقدار میں ڈالا جائے۔

© rasailojaraid.com